برصغیر پاک و ہند میں

علم حدیث سے متعلق منظوم سرمایہ

حصہ اول

از: ڈاکٹر محمد شفقت اللہ

ایسوسی ایٹ پروفیسر شعبہ عربی بہاء الدین زکریا یونیورسٹی ملتان

قرآن کریم کے بعد حدیث شریف کو اسلامی علوم میں نمایاں مقام حاصل ہے۔ اور قرآن کریم وسنت کی متعدد نصوص اس کے شرف وفضیلت واہمیت کی شاہد ہیں۔

سرزمین حجاز سے نکل کر مسلمانوں نے معمورہ ہستی کے جس خطے میں بھی اسلام کا پیغام پہنچایا وہاں علم حدیث، اسلام کے حلقہ بگوشوں کی تعلیم وتعلم اور توجہ وتامل کا مرکز بنا۔

نبی کریم ﷺ کے اولین مخاطب عرب تھے۔ صحابہ کرام ؓ اور تابعین عظام نے آپ ﷺ کے ارشادات کے جو مجموعے جمع کیے وہ عربی میں تھے۔ صحابہ ؓ آپ ﷺ کے ارشادات بڑی عرق ریزی، جانفشانی اور انتہائی تحقیق واخلاص سے آنے والی نسلوں تک پہنچانے کا اہتمام کیا۔ پھر تابعین میں سے ایسے لوگ آئے جنھوں نے حدیث کی خدمت واشاعت کیلئے اپنی زندگیاں وقف کر دیں۔ ان کے شب وروز، احادیث کے متون حفظ کرنے، ان کے مطالب سمجھنے اور غور وفکر سے ان کے اصول وضوابط منضبط کرنے میں گزرتے۔ ان خدام حدیث میں عربی وعجمی ہر طرح کے لوگ شامل تھے اور ان حضرات کے مرتب کردہ احادیث کے مجموعوں اور مباحث احادیث سے متعلقہ نوشتوں کی زبان عربی تھی۔

وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ محدثین کرام کو یہ خوف دامنگیر ہوا کہ کہیں عصر رسول ﷺ سے زمانی بعد کے باعث مسلمانوں میں شغف حدیث کے ولولے ماند نہ پڑ جائیں ۔ اس اندیشے کے پیش نظر انہوں نے نثر کے ساتھ ساتھ نظم میں بھی معارف حدیث کو پیش کرنے کی سعی کی تا کہ سنجیدہ فکر اصحاب کے پہلو بہ پہلو طالب علموں ، نوجوانوں ، عورتوں ، بچوں ، اور سہولت پسند عوام کی اس علم میں دلچسپی برقرار رہے۔ اور اختصار کی بناء پر نظم کی صورت میں احادیث کے اصولی وضروری مسائل کو ذہن نشین کرنا بھی ان کیلئے آسان ہو جائے۔

احادیث اور ان کے علوم علوم ومعارف کا اکثر وبیشتر حصہ عربی نثر میں ہوتا تھا۔ پھر محدثین نے علوم حدیث کو شعری قالب میں ڈھال کر عوام وخواص کی رغبت وسہولت کا سامان کر دیا۔ اسلام کی ابتدائی صدیوں میں معارف حدیث کا لٹریچر اکثر وبیشتر عربی نثر اور کسی قدر عربی نظم میں تھا۔ پھر جوں جوں اسلام کا حلقہ اثر وسیع اور فتوحات کا سلسلہ دراز ہوتا چلا گیا تو نئے علاقوں ، اور وہاں کے نو مسلموں کیلئے ان کی غیر عربی زبانوں میں تعلیم کی ضرورت محسوس ہونے لگی۔ اس طرح عجمی زبانوں میں بھی احادیث ومتعلقات احادیث پر تصنیف وتالیف کا کام آغاز ہوا۔ اوائل کار میں عربی کے علاوہ دوسری زبانوں میں علم حدیث پر جو کتابیں تالیف کی گئیں وہ منثور تھیں۔ پھر رفتہ رفتہ اس فن شریف میں منظوم مجموعے بھی منظر عام پر آنے لگے۔

برصغیر پاک وہند میں مسلمانوں کی آمد کے بعد باب الاسلام سندھ کی فضائیں قال اللہ وقال الرسول کی دلنواز صداؤں سے گونجیں ۔ احمد بن محمد المنصوری ، احمد بن عبداللہ الدیبلی ، اور ابو معشر نجیح بن عبدالرحمٰن السندی یہاں کے معروف ترین محدثین میں سے تھے ۔ برصغیر میں منظوم تصنیفات کے رجحان کو عہد سلاطین کے بعد متاخر صدیوں میں فروغ حاصل ہوا۔ عہد سلاطین اور بعد ازاں مغلیہ دور میں برصغیر پاک وہند کے اطراف واکناف میں چونکہ فارسی دربار وسرکار کی زبان تھی اس لیئے مذہبی اور علمی کتابیں بھی فارسی میں لکھی جاتی تھیں۔

فن حدیث میں اہل برصغیر کی منظوم فارسی تصنیفات

۱۔ شرح شمائل نبوی ﷺ ۔

۲۔ اربعینات ۔

۳۔مسائل صلوۃ۔

۴۔متفرقات۔

۱۔ شرح شمائل نبوی ﷺ

شمائل نبوی ﷺ کے موضوع پر امام ابوعیسی محمد بن عیسی الترمذی متوفی ۲۷۹ھ کی کتاب کوقبول عام حاصل ہوا جو ''شمائل الترمذی'' کے نام سے مشہور ہے۔اکبری دور کے ایک ہندوستانی عالم شیخ حسین ہروی ؒ [۱] نے کتاب مذکور کی منظوم فارسی شرح لکھی۔اب اس شرح کا شمار برصغیر کی گمشدہ علمی میراث میں ہوتا ہے۔ناپید ہونے کی وجہ سے برصغیر کے کسی کتب خانہ یا برصغیر سے اٹھا کر برطانیہ لے جائی جانے والی کتابوں کی فہارس میں اس کا کوئی سراغ نہیں ملتا۔

۲۔اربعین یا چھل حدیث:

اس موضوع پر کثرت سے کتابیں لکھی گئیں۔امام نووی متوفی ۶۷۶ھ لکھتے ہیں:

قد صنف العلماء رضی اللہ عنھم کذا فی ھذاالباب مالا یحصی من المصنفات [۲]

ترجمہ:''علمائے حدیث نے اربعین کے موضوع پر لاتعداد کتابیں تالیف کی''۔

جس حدیث کی بناء پر اربعین یا چھل حدیث کا فن مقبول خاص وعام ہوا۔اس کے الفاظ اس طرح سے ہیں:

"من حفظ علی امتی اربعین حدیثا من امر دینھا بعثہ اللہ یوم القیامۃ فی زمرۃ الفقھاء والعلماء" [۳]

ترجمہ:''جس نے میری امت کے لئے امور دینیہ کی چالیس حدیثیں محفوظ کیں،اللہ تعالی اسے روز قیامت فقہاءوعلماء کی جماعت میں سے اٹھائے گا''۔

امام نووی ؒ اس حدیث کے ضعیف ہونے کے بارے میں لکھتے ہیں:

''واتفق الحفاظ علی انه حدیث ضعیف وان کثرت طرقه '' ۴

ترجمہ: حفاظ حدیث کا اس مسئلے پر اتفاق ہے۔ کہ کثرت طرق کے باوجود یہ حدیث ضعیف ہے ۔لیکن علمائے حدیث نے فضائل اعمال سے متعلقہ احادیث پر عمل کو جائز قرار دیا ہے ۵۔

فارسی ادبیات میں چہل حدیث کے منظوم ترجمے ہوتے رہے۔ جن میں عبدالرحمٰن جامی کے فارسی ترجمے کو افغانستان اور ایران کے ساتھ ساتھ برصغیر پاک و ہند میں بھی پذیرائی نصیب ہوئی اور وہ بمبئی اور لاہور میں زیر طبع سے آراستہ ہو کر منصۂ شہود پر آیا۔ برصغیر کی فارسی ادبیات بھی چہل حدیث کے منظوم ترجموں سے معری نہیں۔ اربعین یا چہل حدیث کے منظوم فارسی ترجمہ وشرح کے سلسلے میں برصغیر کے ایک عالم نواب سید اولاد حسن قنوجیؒ ۶ کی تالیف ''راہ جنت'' کا پتہ چلا ہے ۷۔لیکن یہ تلاش بسیار کے باوجود نہیں مل سکی لہذا اس کا صرف نام درج کرنے پر اکتفاء کیا جاتا ہے۔ اس سلسلے کی ایک اور کتاب ''اربعین سیفی'' دستیاب ہو سکی ہے۔

اربعین سیفی:

یہ محمد شہزاد ملک سیفی مجددیؒ ۸ کی تالیف ہے۔ جس میں مؤلف نے چالیس احادیث کا منظوم فارسی ترجمہ کیا ہے۔ ترجمہ کی زبان آسان اور رواں ہے۔ چھوٹی چھوٹی احادیث کا مفہوم بڑی مہارت سے صرف ایک شعر میں سمو دیا گیا ہے۔ ''التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ'' ۹ کا منظوم فارسی ترجمہ اس طرح ہے:

ہر کہ توبہ کنند ز فسق و فجور می شود مثل بی گناہ و قصور ۱۰۔

''حب الدنیا راس کل خطیئۃ ۱۱ کا منظوم فارسی ترجمہ ملاحظہ ہو:

ھست مروی ایں حدیث از مصطفٰی حب دنیا شد بنای ہر خطا ۱۲۔

''الحیاء شعبۃ من الایمان'' ۱۳ میں ترجمے کا کمال ملاحظہ ہو کہ چار الفاظ پر مشتمل اس حدیث کو

فارسی کے اچھے الفاظ میں نظم کا جامہ پہنا دیا ہے:

چہ خوش گفت سلطان رشد وھدی　　　زایمان جزو یست شرم وحیا ۱۴؎

۳۔ مسائل صلوۃ:

اس موضوع پر دو مثنویاں دستیاب ہوئی ہیں: نور السنۃ اور قرۃ العین در اثبات رفع الیدین۔

نور السنۃ:

یہ شیخ محمد فاخر زائر الہ آبادی ۱۵؎ کی مثنوی ہے جو تین سو پنتالیس اشعار پر مشتمل ہے۔ تسمیہ کے بعد پہلے بارہ اشعار سبب تصنیف مثنوی کے بارے میں ہیں۔ باقی تین سو تینتیس اشعار میں مسائل نماز کا ذکر کیا گیا ہے۔ تمام مسائل پانچ عنوانات کے تحت بیان کئے ہیں۔ مذکورہ عنوانات حسب ذیل ہیں:

بیان وضو، بیان مسح موزہ، بیان تیمّم، بیان نماز، بیان سجدہ سہو۔

آغاز کتاب میں مؤلف نے ذکر کیا ہے کہ انہوں نے یہ مثنوی اپنے ایک عزیز دوست محمد شاہ کے تقاضے پر لکھی جس نے ان سے حضور نبی کریم ﷺ کے طریقے نماز کو نظم کے قالب میں پیش کرنے کی استدعا کی وہ لکھتے ہیں:

مخلص دل پسند و خاطر خواہ　　　دوست دار ولی محمد شاہ

کرد درخواست نظم طرز نماز　　　ثابت از فعل آں غریب نواز ۱۶؎

اس قادر الکلام فارسی شاعر نے نماز کے تمام مسائل کو تین سو تینتیس اشعار میں اختصار کے ساتھ جمع کر دیا ہے۔ مثنوی کے اختتام پر مؤلف نے ذکر کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کی نماز سے متعلق دعائیں اگرچہ حصن حصین اور دیگر کتب احادیث میں مذکور ہیں لیکن وزن شعر کی مشکلات کی بناء پر انہیں منظوم صورت میں پیش کرنا مشکل ہے۔

ادعیہ آنچہ خواند آں منصور　　　ھست در حصن وغیر آں مسطور

سبب ضیق وزن شعر تمام　　نتوانم بر آن نمود اقدام　۱۷؎

یہ کتاب ۱۲۹۶ھ میں طبع ہوئی۔ پھر مولوی محمد اسماعیل نے اسے جمعیت اہل حدیث گوجرانوالہ سے ۱۹۵۹ء میں دوبارہ شائع کرایا۔

مثنوی قرۃ العین در اثبات سنت رفع الیدین:

محدثین کرام نے ''رفع الیدین فی الصلوۃ'' کے موضوع پر اپنے تالیف کردہ مجموعوں کی کتاب الصلوۃ میں احادیث درج کی ہیں۔ اور بعض محدثین نے اس موضوع پر مستقل کتابیں بھی لکھی ہیں۔ امام بخاریؒ نے اس موضوع پر ''جزء رفع الیدین'' کے نام سے ایک مستقل کتاب تالیف کی ہے۔ محمد فاخر زائر الہ آبادی نے بھی رفع الیدین کے مباحث پر ایک مثنوی ''قرۃ العین'' در اثبات سنت رفع الیدین'' عوام وخواص کے نفع کیلئے تالیف کی جو ۳۶۷ ابیات پر مشتمل ہے۔ ابتداء کہ چھ اشعار حمد وثناء اور سبب تالیف سے متعلق ہیں زائر کہتے ہیں:

بعد حمد خدای ارض وسما　　وز پس نعت سید دوسرا
بر ضمیر منیر حق خواہاں　　عرضہ میدارم از صمیم جناں
کہ اختلاف است در ائمہ دین　　موشگافان رازھای یقین
کہ آیا سنت است رفع یدین　　ثابت از شاہ خطہ کونین
در شروع نماز و باز رکوع　　باز در قومہ از طریق خضوع
یا کہ در غیر افتتاح نماز　　نیست این مشغل از وجوہ نیاز　۱۸؎

مؤلف نے مذکورہ موضوع پر اپنے دلائل کو زوردار اور مؤثر انداز میں پیش کیا ہے۔ زائر افتتاح نماز، رکوع کے بعد اور قومہ میں رفع الیدین کی سنت پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

گفت جمعیکہ سنت ست ایں کار　　متواتر ز سرور مختار
در صحاح کتب کہ مشہور ست　　وضع وضعف از جریدہ اش دور رست

هست مسطوراز ثقات روات — بہ اسانید جید الاثبات
حافظ دین عراقی استاد — لب بہ تعداد راویاں بکشاد
کز میان صحابہ اخیار — شدہ پنجاہ راوی ایں کار
دہ تن از اہل جنت فردوس — سہم صائب زدند از یک قوس
متفق برروایتیں گشتند — مجتمع برروایتیں گشتند
بود عادت شریف سرور ما — ہمچنیں تا کہ رفت از دنیا [19]

زائر کو زبان شعر میں اپنے مطالب کی ادائیگی پر اس قدر قدرت حاصل ہے کہ انہوں نے صرف آٹھ اشعار میں سنت رفع الیدین کے بیس روایت کنندگان صحابہ کرام ؓ کے نام گنوائے ہیں [20]۔

مثنوی ''قرۃ العین'' کو مولوی محمد اسماعیل نے ۱۹۵۹ء جمعیت اہل حدیث گوجرانوالہ کی طرف سے مثنوی ''نور السنۃ'' کے ساتھ طبع کرایا اور دونوں کو ''مجموعۃ نور السنۃ وقرۃ العین در اثبات سنت رفع الیدین'' کا نام دیا۔